

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 12 فروری، 1960

میسرز روہتاس شوگر لمیٹڈ، ودیگراں

بنام

ان کے کارکنان

(پی بی گھیندر گڈکر، کے سباراؤ اور کے سی داس گپتا، جسٹس صاحبان)

موسمی صنعتیں - غیر ہنر مند کارکنان - موسم مندہ کے لیے برقرار رکھنے کا الاؤنس - اگر  
الائونس برقرار رکھنے کے بدلے اجرت کا ڈھانچہ بڑھایا جائے۔

بہار شوگر انڈسٹری کے غیر ہنر مند موسمی مزدور، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق بغیر اراضی  
مزدور طبقے سے تھا، جنہوں نے موسم ختم ہونے کے بعد آجروں کے ساتھ کوئی معاہدہ بند کر دیا تھا اور  
اگلے موسم کے آغاز پر وہ دوبارہ ملازمت میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں، اس سوال پر تنازعات پیدا  
ہوئے کہ آیا انہیں موسم مندہ کے دوران الاؤنس برقرار رکھنا چاہیے یا نہیں۔

لیبر ایسیلیٹ ٹریبونل نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ غیر ہنر مند کارکنوں کو موسم مندہ کی مدت  
کے لیے بنیادی اجرت کے 5 فیصد کی شرح سے برقرار رکھنے کا الاؤنس دیا جو ہر سال موسم کے آغاز میں  
ادا کیا جاتا ہے، جب وہ ڈیوٹی کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

آجر کی جانب سے اہم تنازعات یہ تھے کہ زراعت ان افراد کا بنیادی پیشہ تھا اور شوگر فیکٹری  
میں ملازمت محض ایک ذیلی پیشہ تھا، کہ الاؤنس برقرار رکھنے کا دعویٰ واقعی بے روزگاری سے نجات کی  
نوعیت کا تھا جو کہ ریاست کا فرض تھا نہ کہ صنعت کا کہ وہ دے، کہ آجر اور ملازم کا رشتہ موسم مندہ  
میں موجود نہیں تھا اور اس لیے مزدور ممکنہ طور پر اجرت کی نوعیت کی کسی بھی ادائیگی کا دعویٰ نہیں کر  
سکتا تھا۔

قرار پایا گیا کہ مناسب متبادل روزگار کا انتظام کر کے یاروزگار بیمہ فوائد کی پریشانی کو دور کر کے یا دیگر طریقوں سے بے روزگاری سے نجات حاصل کرنا اگرچہ بنیادی طور پر ملک کی حکومت کا کام ہے، پھر بھی وہ صنعت جہاں یہ مزدور موسمی طور پر ملازمت کرتے ہیں وہ بے فکر نظر نہیں آسکتی اور ان لوگوں کی پریشانی کو دور کرنے میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتی جنہوں نے اپنی محنت سے صنعت کی خوشحالی میں حصہ ڈالا ہے حالانکہ یہ سال کے صرف ایک حصے کے لیے ہے۔

یہ عدالتی فیصلہ کرنے میں کہ آیا سماجی انصاف کا اصول جو کہ صنعتی فیصلے کا مقصد ہے، ان چینی صنعتوں میں غیر ہنرمند کارکنوں کو برقرار رکھنے کے الاؤنس کی ادائیگی کو جواز پیش کرنے کے لیے لاگو ہوتا ہے، اس پر غور کرنا ضروری ہے۔

(a) موسم مندہ میں متبادل روزگار کے مواقع جو ایسے کارکنوں کے لیے دستیاب ہوں گے۔

(b) وہ ڈگری جس میں ایسے کارکنوں کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس مخصوص فیکٹری سے منسلک ہو گئے ہیں جہاں وہ کام کرتے ہیں۔

(c) صنعت کو ممکنہ فائدہ اگر ایسے کارکنوں کو فیکٹری میں واپس آنے پر آمادہ کیا جاتا ہے تو وہ الاؤنس برقرار رکھنے کی ترغیب کے ذریعے جو موسم شروع ہونے پر ادا کیا جائے گا۔

(d) برقرار رکھنے کے الاؤنس کا بار برداشت کرنے کی صنعت کی صلاحیت۔

مزید قرار پایا گیا کہ ان شوگر فیکٹریوں میں غیر ہنرمند کارکنوں کی پریشانی کو دور کرنے کے لیے، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اجرت کے ڈھانچے کو بڑھانا ایک بہتر طریقہ ہو گا کہ کم از کم موسم مندہ کے ایک حصے کے لیے جب وہ بے روزگار رہیں تو پورے موسم مندہ کے لیے برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا کرنے سے بہتر ہو گا۔

فوری صورت میں آجروں اور مزدوروں دونوں کے مفادات بہتر طور پر کام کریں گے اگر ان کے روزگار کی موسمی نوعیت کے پیش نظر ان کی اجرت میں اضافے کا سوال اجرت بورڈ کے سامنے اٹھایا جائے جسے موجودہ تنازعہ میں متعلقہ کارکنوں کی اجرت طے کرنے کا کام سونپا گیا ہے، جسے ہمدردی سے سمجھا جائے گا، خاص طور پر چونکہ آجروں نے دعوے کی معقولیت کو تسلیم کیا ہے۔

پبلسٹی دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 717 سے 742، سال 1957۔

بھارت کی لیبر ایسیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے 31 اگست 1956 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل نمبر (کلکتہ) 45 سے 52، 59، 61، 63، 65، 78 اور 98، سال 1955۔

اے بی این سنہا اور بی پی مہیشوری، اپیل گزاروں کے لیے (تمام اپیلوں میں)۔

ایل کے جھا اور ڈی پی سنگھ، جواب دہندگان کے لیے نمبر 1، 4، 5، 7، 8، 10، 14، 15، 21، 24، 26 سے 30، 36، 37 اور 39۔

پی کے چٹرجی، جواب دہندگان کے لیے نمبر 6، 9، 12، 17، 20، 22، 23، 25، 31 اور 32۔

ایل کے جھا اور آر سی پرساد، مداخلت کے لیے۔

1960، فروری، 12۔

عدالت کا فیصلہ داس گپتا، جسٹس نے دیا۔

داس گپتا، جسٹس۔ یہ اپیلیں دھنبا د میں بھارت کی لیبر ایسیلیٹ ٹریبونل کے اس حکم کے خلاف ہیں جس کے ذریعے لیبر ایسیلیٹ ٹریبونل نے انڈسٹریل ٹریبونل کے اس حکم کی تصدیق کی جس میں غیر ہنرمند کارکنوں کو بہار میں متعدد چینی صنعتوں کے موسم مندہ کی مدت کے لیے بنیادی اجرت کے 5 فیصد کی شرح سے برقرار رکھنے کا الاؤنس دیا گیا تھا۔ ان چینی صنعتوں میں اپیل کنندگان، کمپنیاں، آجر بھی صنعتی ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے حکم کی درستگی کو چیلنج کرتے ہیں اور لیبر ایسیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے اس کی تصدیق کی گئی ہے جس میں صنعتی ٹریبونل کے سامنے کارروائی میں شرکت کرنے والے کارکنوں کو اجرت، سفری الاؤنس اور ٹھہرنے کا الاؤنس دیا گیا ہے اور مزید ہدایت دی گئی ہے کہ ان کارروائی میں شرکت کرنے والے کارکنوں کے ساتھ اس طرح کی حاضری کی مدت کے لیے تنخواہ کے ساتھ خصوصی اجازت پر سلوک کیا جائے گا۔

جہاں تک ان احکامات کا تعلق ہے، اپیل گزاروں کا دعویٰ ہے کہ وہ پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ بنام سری رام کنور، انڈسٹریل ٹریبونل، دہلی (1) میں اس عدالت کے فیصلوں کے منافی ہیں۔ یہ دلیل، ہم کہنے کے پابند ہیں، درست ہے۔ ان الاؤنسوں کی ادائیگی کا حکم دینے اور ضرورت کی کارروائی میں شرکت کرنے والے کارکنوں کو خصوصی اجازت دینے کے ٹریبونلز کے نقطہ نظر کی حمایت میں جو کچھ بھی کہا گیا ہو، اگر سوال نئی نوبت تھا تو ہم پنجاب نیشنل بینک کے کیس (1) کے اختیار کے پابند ہیں کہ

اس طرح کے الاؤنس قابل ادائیگی نہیں ہیں اور اجازت دینے کا ایسا کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا ہے۔ اس لیے درج ذیل ٹریبونلز کے حکم کو منسوخ کر دیا جانا چاہیے جس میں سفری الاؤنس اور ٹھہرنے کا الاؤنس اور ضرورت کی کارروائی میں شرکت کرنے والے کارکنوں کو خصوصی اجازت کی اجازت دی گئی ہو۔ تاہم، اپیل گزاروں کے وکیل، جناب سنبھانے ان کی طرف سے یہ وعدہ کیا ہے کہ پہلے سے ادا کیے گئے الاؤنس کی تلافی کا دعویٰ نہیں کیا جائے گا۔

یہ ہمیں ان ایپلوں میں تنازعہ کے اہم سوال کی طرف لے آتا ہے۔ یہ سوال یہ ہے کہ کیا ان صنعتوں میں غیر ہنرمند کارکنوں کو موسم مندہ کے دوران برقرار رکھنے کا الاؤنس دیا جانا چاہیے۔ اس سوال پر تنازعات کئی سالوں سے جاری ہیں اور کمیٹی کے بعد کمیٹی نے آجروں اور مزدوروں دونوں کے لیے قابل قبول فارمولے پر پہنچنے کے مسئلے پر جدوجہد کی ہے لیکن یہ بے سود رہا ہے۔ الاؤنس برقرار رکھنے کے بارے میں ان تنازعات کے حوالے سے بالآخر 1950 میں جناب جسٹس بی پی سنبھانہ (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) کو ایک حوالہ دیا گیا۔ ان کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ ہنرمند اور نیم ہنرمند کارکنوں کو برقرار رکھنے کے الاؤنس کے لیے فراہم کیا گیا تھا لیکن غیر ہنرمند کارکنوں کو کوئی نہیں۔ اس ایوارڈ کے خلاف اپیل کی سماعت کرنے والے ایپلٹ ٹریبونل کے سامنے مزدور اور آجراں قرار داد پر پہنچے کہ غیر ہنرمند کارکنوں کو کوئی برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایوارڈ دو سال کی مدت کے لیے چل رہا تھا لیکن اس کے بعد اس کا تعین کارکنوں کی طرف سے دیئے گئے نوٹس کے بعد آجروں کی طرف سے اسی طرح کے نوٹس کے ذریعے کیا گیا۔ جن حوالوں سے موجودہ اپیلیں اٹھتی ہیں ان میں موسمی ملازمین کو الاؤنس برقرار رکھنے کے علاوہ کئی دیگر معاملات شامل تھے، لیکن ان کے ساتھ اب ہمیں ان ایپلوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ نہ ہی ہم ہنرمند اور نیم ہنرمند کارکنوں کو الاؤنس برقرار رکھنے کے سوال سے متعلق ہیں کیونکہ ایوارڈ کے اس حصے کو موجودہ اپیل کنندگان نے تنازعہ نہیں کیا تھا۔

الائونس برقرار رکھنے کے سوال پر آجروں کی جانب سے اہم تنازعات یہ تھے کہ زراعت ان افراد کا بنیادی پیشہ تھا اور شوگر فیکٹری میں ملازمت محض ایک ذیلی پیشہ تھا، کہ الاؤنس برقرار رکھنے کا دعویٰ درحقیقت بے روزگاری سے نجات کی نوعیت کا تھا جو کہ دینا صنعت کا نہیں بلکہ ریاست کا فرض تھا، کہ آجروں اور ان ملازمین کے درمیان تعلق موسم مندہ میں موجود نہیں ہے اور اس لیے مزدور ممکنہ طور پر اجرت کی نوعیت کی کسی بھی ادائیگی کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ ٹریبونل نے ان تمام اعتراضات کو مسترد کر دیا۔ یہ رائے تھی کہ فیکٹری میں کام کا موسم مکمل طور پر شمالی بہار میں دھان کی کٹائی کے

موسم کا احاطہ کرتا ہے، جہاں زیادہ تر فیکٹریاں واقع ہیں تاکہ دیہی علاقوں میں بغیر اراضی مزدوروں کے طبقے سے تعلق رکھنے والے مزدوروں کو موسم مندہ میں روزگار حاصل نہ ہو۔ اس نے یہ بھی نشاندہی کی کہ موسمی ملازمین پر ویڈنٹ فنڈ، گریجویٹ اور بونس کے بھی حقدار ہیں اور یہ کہ موسم مندہ کے دوران آجروں کے ساتھ ان کا تعلق نہیں ٹوٹتا ہے۔ اس کے مطابق اس نے تمام غیر ہنرمند ملازمین کو 5 فیصد برقرار رکھنے کا الاؤنس دیا جو ہر سال موسم کے آغاز میں ادا کیا جائے جب وہ خود کو ڈیوٹی پر حاضر کریں۔

ٹریبونل کے نتیجے سے اتفاق کرتے ہوئے اسپلٹ ٹریبونل نے مزید نشاندہی کی کہ صنعت میں غیر ہنرمند مزدوروں کو موسمی الاؤنس دینے سے استحکام، اچھے تعلقات اور کارکردگی کو فروغ ملے گا۔

یہ سوال کہ آیا موسم مندہ کے دوران موسمی کارکنوں کو برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا کیا جانا چاہیے، ایک بڑی پیچیدگی کا باعث ہے۔ پیچیدگی کا ایک پہلو تنازعہ کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے جس کا اظہار بہت سی کمیٹیوں نے کیا جنہوں نے معاملے کی جانچ پڑتال کی۔ اگرچہ ان مختلف نظریات اور اس کی حمایت میں دی گئی وجوہات کو بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ لیبر انکوائری کمیٹی کے علاوہ کسی بھی کمیٹی نے کبھی بھی غیر ہنرمند کارکنوں کو برقرار رکھنے کے الاؤنس کی ادائیگی کی سفارش نہیں کی، حالانکہ ان میں سے کئی نے ہنرمند اور نیم ہنرمند کارکنوں کو اس طرح کے الاؤنس کی ادائیگی کی سفارش کی ہے۔ جب معاملہ عدالتی فیصلہ کے لیے ٹریبونلز کے سامنے آتا ہے تو انہیں اپنے سامنے موجود مواد پر معاملے کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور کمیٹیوں کی ان رپورٹوں سے زیادہ مدد حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ کسی نتیجے پر پہنچنے میں اصل مشکل یہ ہے کہ جہاں ایک طرف موسم مندی کے دوران موسمی مزدوروں کی حالت زار میں کوئی شک نہیں ہے، وہیں اگر اس مدت کے دوران وہ عملی طور پر بے روزگار رہتے ہیں، تو اس میں کچھ طاقت بھی ہے، دلیل یہ ہے کہ ان بد قسمت لوگوں کے ساتھ کسی خاص صنعت یا فیکٹری کی خصوصی ذمہ داری سمجھنا نہ تو انصاف ہے اور نہ ہی مناسب۔ اس رائے سے متفق نہ ہونا مشکل ہے کہ مناسب متبادل روزگار کا انتظام کر کے بے روزگاری کو دور کرنا یا بے روزگاری بیمہ کے فوائد فراہم کر کے یا دیگر طریقوں سے ایسے موسمی بے روزگار افراد کی پریشانی کو دور کرنا بنیادی طور پر ملک کی حکومت کا کام ہے۔ تاہم، یہ کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس صنعت میں وہ موسمی طور پر ملازمت کرتے ہیں اسے بے پرواہ دیکھنا چاہیے اور ان لوگوں کی پریشانی کو دور کرنے میں کوئی کردار ادا نہیں کرنا چاہیے جنہوں نے اپنی محنت سے صنعت کی خوشحالی میں حصہ ڈالا ہے، حالانکہ یہ سال کے صرف ایک حصے کے لیے ہے۔ اگرچہ تمام صنعتوں میں

تمام موسمی کارکنوں کے لیے الاؤنس برقرار رکھنے کے دعووں کے لیے دونوں طرف سے یہ تحفظات مشترک ہیں، لیکن کارکنوں کے زمروں کے خصوصی حقائق اور دائرہ کار اور مختلف صنعتوں میں مختلف مقامی حالات اس سوال کا فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس طرح ہنرمند اور نیم ہنرمند کارکن اکثر اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے ایک مضبوط کیس پیش کرنے میں کامیاب رہے ہیں کہ ان کے ذریعہ حاصل کردہ خصوصی مہارت ان کے لیے موسم مندہ میں مناسب متبادل روزگار حاصل کرنا مشکل بنا دیتی ہے۔ آج اکثر اس طرح کے زمروں کے کارکنوں کو ادائیگی کرنا اپنے مفاد میں پاتے ہیں، کچھ برقرار رکھنے کا الاؤنس انہیں موسم شروع ہونے پر اپنی فیکٹریوں میں واپس جانے کی ترغیب کے طور پر ملتا ہے۔ موجودہ ایپلوں میں ہمارا تعلق صرف غیر ہنرمند کارکنوں کے معاملے سے ہے۔ یہ واضح ہے جیسا کہ نچلے دونوں ٹریبونوں نے دیکھا ہے کہ آجر محسوس کرتے ہیں کہ بہار میں غیر ہنرمند مزدوروں کی فراہمی میں اتنی کثرت ہے کہ برقرار رکھنے کا الاؤنس یا کوئی برقرار رکھنے کا الاؤنس صنعتوں کے لیے کافی سپلائی دستیاب نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آجر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں صنعتی عدالتی فیصلہ میں غیر ہنرمند مزدوروں کو برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا کرنے کے لیے نہیں کہا جانا چاہیے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ صرف اس وجہ سے کہ آجر ہنرمند مزدوروں کو برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا کرنے پر راضی ہو گئے ہیں، غیر ہنرمند مزدوروں کو اس طرح کے کچھ الاؤنس کی ادائیگی کی ان کی مخالفت بلا جواز ہے۔ یہ عدالتی فیصلہ کرنے میں کہ آیا سماجی انصاف کے اصول، جن پر صنعتی فیصلے کا مقصد اطلاق کرنا ہے، ان چینی صنعتوں میں غیر ہنرمند کارکنوں کو برقرار رکھنے کے الاؤنس کی ادائیگی کا جواز پیش کرتے ہیں، اس بات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ (a) ایسے کارکنوں کے لیے دستیاب موسم مندہ میں متبادل روزگار کے مواقع؛ (b) اس طرح کے کارکنوں کے بارے میں جس حد تک کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس مخصوص فیکٹری سے منسلک ہو گئے ہیں جہاں وہ کام کرتے ہیں؛ (c) اگر ایسے کارکنوں کو موسم شروع ہونے پر برقرار رکھنے کے الاؤنس کی ترغیب کے ذریعے فیکٹری میں واپس آنے پر آمادہ کیا جاتا ہے تو صنعت کو ممکنہ فائدہ؛ (d) برقرار رکھنے کے الاؤنس کا بار برداشت کرنے کی صنعت کی صلاحیت۔ نچلے ٹریبونز کے حکم کردہ 5 فیصد برقرار رکھنے کے الاؤنس کے نتیجے میں اضافی بار برداشت کرنے کی اپیل کنندہ۔ آجروں کی صلاحیت ہمارے سامنے متنازعہ نہیں ہے۔ تاہم موسم مندہ میں غیر ہنرمند مزدوروں کے لیے دستیاب متبادل مواقع کے وجود کے حوالے سے صورتحال واضح نہیں ہے۔ یہ قرار پایا گیا، اور ہمیں اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے، صحیح طور پر پایا گیا، کہ شمالی بہار میں چینی کی صنعت کا کام کا موسم، جہاں موجودہ ایپلوں میں زیادہ تر فیکٹریاں واقع ہیں،

کامل طور پر دھان کی کٹائی کے موسم کا احاطہ کرتا ہے۔ تاہم یہ ان غیر ہنر مند کارکنوں کے لیے متبادل روزگار کے مواقع کے وجود کے حوالے سے کسی بھی نتیجے کے لیے بہت کم مواد ہے۔

اسپلٹ ٹریبونل نے کہا ہے کہ صنعت میں غیر ہنر مند مزدوروں کو موسمی الاؤنس دینے سے استحکام، اچھے تعلقات اور کارکردگی کو فروغ ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جہاں تک یہ نتیجہ اس عام امکان پر مبنی ہے کہ موسم کے آغاز پر نئے بھرتی شدہ مزدور پچھلے موسم میں کام کرنے والے مردوں کے مقابلے میں کم موثر اور کم نظم و ضبط کا حامل ہونے کا امکان ہے، ایسا لگتا ہے کہ یہ اس نکتے پر کسی ٹھوس ثبوت پر مبنی نہیں ہے۔

نہ ہی ریکارڈ پر موجود مواد سے یہ واضح ہے کہ کسی خاص فیکٹری میں کام کرنے والے غیر ہنر مند مزدور خود کو اس فیکٹری سے منسلک سمجھتے ہیں۔ یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار موسم ختم ہونے کے بعد غیر ہنر مند مزدور آجروں کے ساتھ کوئی معاہدہ بند کر دیتے ہیں اور موسم کے آغاز پر دوبارہ شامل ہو سکتے ہیں یا اپنی مرضی سے دوبارہ شامل نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک ٹریبونل کے مشاہدوں کا تعلق ہے کہ "موسمی ملازمین پر ویڈنٹ فنڈ، گریجویٹ اور بونس کے فوائد کے حقدار ہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ حقیقت میں آجروں کے ساتھ ان کا تعلق ٹوٹا نہیں ہے" ریکارڈ پر موجود مواد کسی قطعی نتیجے پر پہنچنے کے لیے بہت کم ہیں۔

ریکارڈ پر موجود مواد کی نوعیت اور وسعت پر غور کرتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ ان چینی فیکٹریوں میں غیر ہنر مند کارکنوں کی پریشانی کو دور کرنے کے لیے، جن کے ساتھ ہم موجودہ اپیلوں میں فکر مند ہیں، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اجرت کا ڈھانچہ بڑھانا ایک بہتر طریقہ ہوگا کہ کم از کم موسم مندہ کے ایک حصے کے لیے جب وہ بے روزگار رہتے ہیں تو پورے موسم مندہ کے لیے برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا کرنے سے بہتر ہوگا۔

ایپل کنندہ کا وکیل آسانی سے اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ یہ حقیقت کہ ان غیر ہنر مند کارکنوں کو چینی فیکٹریوں میں صرف چند مہینوں کے لیے روزگار ملتا ہے اور وہ باقی مہینوں کے دوران روزگار تلاش کرنے کے معاملے میں تقابلی مشکل میں ہیں، ان کی اجرت طے کرنے میں غور کیا جانا چاہیے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ان تنازعات میں متعلقہ کارکنوں کی اجرت طے کرنے کا کام اس وقت ایک اجرت بورڈ کو سونپا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں آجروں اور مزدوروں دونوں کے مفادات بہتر ہوں گے اگر برقرار رکھنے کے الاؤنس کے حوالے سے اسپلٹ ٹریبونل کے حکم کی تصدیق کرنے کے

بجائے مزدور اس اجرت بورڈ کے سامنے اپنے روزگار کی موسمی نوعیت کے پیش نظر اپنی اجرت بڑھانے کا سوال اٹھائیں۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس طرح کے دعوے پر اجرت بورڈ ہمدردی سے غور کرے گا، خاص طور پر چونکہ آجروں نے اپنے وکیل کے بذریعے ہمارے سامنے اپنے دعوے کی معقولیت کو تسلیم شدہ ہے۔ درخواست گزاروں نے اپنے وکیل کے توسط سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ریٹیننگ الاؤنس کے طور پر پہلے سے ادا کی گئی رقم کی واپسی کا دعویٰ نہیں کریں گے اور مزید یہ کہ وہ اگلے سیزن کے آدھے حصے کے لئے ریٹیننگ الاؤنس کی ادائیگی جاری رکھیں گے۔ موسم کے آغاز پر اور بقیہ نصف موسم کے وسط میں جب تک اجرت بورڈ کی طرف سے اجرت کا تعین نہیں کیا جاتا۔ اس کے مطابق ہم ایپلوں کی اجازت دیتے ہیں اور غیر ہنر مند کارکنوں کو الاؤنس برقرار رکھنے کے حوالے سے بھارت کی لیبر ایپیلیٹ ٹریبونل، دھنباڈ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور صنعتی ٹریبونل کی ضرورت کی کارروائی میں شرکت کرنے والے کارکنوں کو ٹھہرنے کے الاؤنس اور سفری الاؤنس اور اجرت کی ادائیگی کے حوالے سے اس کے حکم کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ اپیل گزاروں نے پہلے سے ادا کیے گئے رکنے یا برقرار رکھنے کے الاؤنس کے حوالے سے معاوضے کی درخواست نہ کرنے کا عہد کیا ہے اور مزید یہ کہ وہ اگلے موسم کے نصف حصے کے لیے برقرار رکھنے کا الاؤنس ادا کرتے رہیں گے۔ موسم کے آغاز پر اور باقی نصف سیزن میں موسم کے دوران جب تک کہ اجرت بورڈ کی طرف سے اجرت طے نہیں کی جاتی۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی جاتی گئی۔